MAHDAVIA RESEARCH & CHARITABLE FOUNDATION

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

اور نہ ملاؤ حق کو باطل کے ساتھ اور (نہ) چھپاؤ حق کو اور (جبکہ) تم علم رکھتے ہو (دونوں کا) [البقرہ]

کتمانِ حق یا اعترافِ حقیقت؟

جناب محمد نامدار خان بوزئی
اور
ڈاکٹر اسرار احمد کے درمیان خط وکتابت

مرتبہ

سیّد یعقوب روشن یداللّٰہی

10

مہدویہ ریسرچ اینڈ چیارٹیبل فاؤنڈیشن، حیدرآباد (اے پی)

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

اور ملاؤ حق کو باطل کے ساتھ اور (نہ) چھپاؤ حق کو اور (جبکہ) تم علم رکھتے ہو (دونوں کا) ﴿البقرہ﴾

کتمانِ حق یا اعترافِ حقیقت؟

جناب محمد نامدار خان بوزئی

اور

ڈاکٹر اسرار احمد کے درمیان خط و کتابت

مرتبہ

سیّد یعقوب روشن یداللّٰہی

مہدویہ ریسرچ اینڈ چیارٹیبل فاؤنڈیشن - حیدرآباد (اے پی)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

تفصیلاتِ کتاب

نام کتاب : کتمانِ حق یا اعترافِ حقیقت؟

(عقیدۂ مہدی کے متعلق) جناب محمد نامدار خان صاحب بوزئی
اور۔ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے مکتوبات

سن اشاعت : 2006ء

تعدادِ اشاعت : 1000

ناشر : مہدویہ ریسرچ اینڈ چیارٹیبل فاؤنڈیشن (ایم آر سی ایف)
چنچل گوڑہ، حیدرآباد۔ (اے پی)

کتاب ملنے کا پتہ

حضرت فقیر سید یعقوب روشن یداللٰہی

مکان نمبر 16-4-746، چنچل گوڑہ، حیدرآباد۔ (اے پی)
فون نمبر: 040-24413584

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ادارہ مہدویہ ریسرچ اینڈ چیارٹیبل فاؤنڈیشن کی یہ دسویں اور اردو زبان میں پہلی پیشکش ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم کو طاقت اور ہمت عطا کرے کہ ہم اس مقدس گروہ کی خدمت اسی طرح کرتے رہیں۔ آمین

زیر نظر کتاب جناب محمد نامدار خان صاحب بوزئی مقیم کراچی اور ڈاکٹر اسرار احمد صاحب مفسر قرآن اور امیر تنظیم اسلامی (سربراہ مرکزی انجمن خدام القرآن) کے درمیان ہوئی خط و کتابت پر مشتمل ہے۔ حیدرآباد کے لئے یہ دونوں ہی شخصیتیں کسی تعارف یا تعریف کی محتاج نہیں۔ حال ہی میں جناب نامدار خان صاحب حیدرآباد تشریف لائے تھے اور انہوں نے اپنے اور ڈاکٹر صاحب کے درمیان ہوئی خط و کتابت کا ذکر کیا جس پر ادارہ نے اس کی اشاعت کا فیصلہ کیا۔

جناب نامدار خان صاحب نے خود اس کتاب پر پیش لفظ تحریر فرمایا ہے، جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کن حالات میں انہوں نے ڈاکٹر صاحب سے عقیدہ مہدی کے تعلق سے وضاحت طلب کی تھی۔ یہ بات اس تناظر میں اور بھی اہم ہو جاتی ہے کہ آج کے دور میں ملت کا ایک بڑا طبقہ کسی مسیحا کا منتظر ہے اور ایک اخباری بیان میں ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ مہدی پیدا ہو چکے ہیں اور ان کا ظہور ۲۰۱۲ء میں ہوگا! ...... لیکن انہوں نے ساتھ ہی ایک ایسی کتاب کا دیباچہ بھی لکھا ہے جس میں عقیدۂ انتظارِ مہدی کا رد ہے!!

نامدار خان صاحب کے خطوط کے جواب میں ڈاکٹر صاحب سے کوئی واضح جواب نہیں ملا لیکن ڈاکٹر صاحب نے یہ وضاحت کی کہ 'موعود' کا وہ مطلب نہیں لیتے جس کی طرف خان صاحب نے اشارہ کیا تھا، لیکن اس بات کی تشریح سے قاصر رہے کہ وہ لفظ 'موعود' کا کیا مطلب لیتے ہیں، اور یہ کس کا وعدہ ہے، اور اس شخصیت موعودہ کا مقام کیا ہے۔ جناب نامدار خان صاحب نے اپنے

۲۵/جنوری ۱۹۹۹ء کے خط میں ڈاکٹر صاحب سے تقریباً ۱۴ شکوک وسوالات پر وضاحت چاہی تھی، انہوں نے ایک بات یہ بھی کہی تھی کہ قرآن پاک میں اس موعودہ شخصیت کا کم سے کم اجمالی یا تعریضی انداز میں ذکر ہونا چاہئے اور یہ کہ جو شخص مہدی کو قرآن میں نہیں پہچان سکتا، وہ دنیا میں بھی اس کو نہیں پہچان سکتا۔

ایک مفکر قرآن ہونے کے ناطے ڈاکٹر صاحب اس بات کی تشریح اچھی طرح کر سکتے تھے اور ایک اسلامی ادارہ کے سربراہ کی حیثیت سے یہ ان کی منصبی ذمہ داری بھی ہے، اُن کی یہ ذمہ داری اس وقت اور بھی بڑھ جاتی ہے جبکہ اکثر سوالات خود ڈاکٹر صاحب کی متضاد تحریرات اور بیانات کی بناء پر وضاحتاً پوچھے گئے ہوں، لیکن صرف مبہم اور غیر واضح جملے ہی ملے، اور آخر میں ڈاکٹر صاحب نے یہ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا کہ 'ہم اس کے مکلّف نہیں کہ ہر حال میں آپ کے اشکالات رفع کریں'!! ہم معذرت چاہتے ہیں۔ آپ کے سوالات کے جواب دینے سے ہم قاصر ہیں'۔!!!

مہدویہ ریسرچ اینڈ چیار ٹیبل فاؤنڈیشن اس خط وکتابت کو من وعن قارئین کی نذر کرتے ہوئے اعزاز محسوس کرتا ہے اور ساتھ ہی یہ امید کرتا ہے کہ قارئین خود فیصلہ کرلیں گے کہ عقیدہ مہدی کے تعلق سے جب قرآن اور حدیث کے تناظر میں وضاحت طلب کی جاتی ہے تو بڑے بڑے مفکر کس طرح اپنا دامن جھاڑ لیتے ہیں۔

سید اقبال مہدی

نائب صدر

مہدویہ ریسرچ اینڈ چیار ٹیبل فاؤنڈیشن

حیدرآباد

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

پیش لفظ

غالباً جون یا جولائی سنہ ۱۹۹۸ء کی بات ہیکہ راقم الحروف کی نظر اردو بازار، کراچی کی ایک دکان میں سجائی ہوئی سید افتخار حسین شاہ بخاری کی لکھی کتاب کے ٹائیٹل پر پڑی جس پر لکھا تھا ''امام مہدی آچکے ہیں''۔ یہ کتاب ۱۳۶ صفحات پر مشتمل ہے جسے اسلامک ایجوکیشنل سائنس ریسرچ سوسائٹی نے ۱۹۹۶ میں 173/898 بلدیہ ٹاؤن شپ نمبر:5، کراچی پوسٹل کوڈ نمبر 7576؛ نے چھاپا ہے۔ کتاب کے پہلے باب کی سرخی بھی انہی الفاظوں سے مزیّن ہے یعنی ''امام مہدی آچکے ہیں'' اس سرخی کے ذیلی عنوانات کچھ اس طرح ہیں:

☆ اہل پاکستان اور امت مسلمہ کے لئے خوشخبری

☆ آئندہ چند سالوں میں دنیا کے تمام فیصلے پاکستان کی ''ہاں'' اور ''نا'' میں ہوا کریں گے

☆ امام مہدی کی پیدائش ہو چکی ہے اور عیسیٰؑ کا نزول ہونے والا ہے

☆ دجال کی آمد کے اثرات اور یہودی قوم اپنے اختتام کی طرف بڑھ رہی ہے

☆ اس صدی کے آخر تک دین اسلام پاکستان اور دنیا پر غلبہ حاصل کرلے گا۔ انشاء اللہ''

مندرجہ بالا عنوانات پر مختلف احادیث کے علاوہ کئی ایک مستند و جیّد علماء، محققین و مدبرانِ دین کے بیانات qoute کئے گئے ہیں جن میں محترم عالمِ دین و مبلغ اسلام جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا بیان بھی صفحہ: ۶۷ پر درج ہے۔ مصنفِ کتاب نے ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا مذکورہ بیان پندرروزہ رسالہ ''ندا'' (لاہور) کے حوالے سے شائع کیا ہے جس میں ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں:

''مشرقِ اوسط کے مشرقی جانب کے ممالک کا تذکرہ بھی احادیث مبارکہ میں موجود ہے ان ممالک کے مسلمان حضرت امام مہدیؑ کی مدد و نصرت کے لئے میدان میں نکلیں گے، حضرت عیسیٰؑ کے ہم رکاب ہو کر جہاد کریں گے اور یہی وہ

حدیثِ مبارکہ ہے جس کی روشنی میں علامہ اقبال نے فرمایا تھا۔

میر عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے

میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

برصغیر کے علاقے سے حضور صلی اللہ وآلہ وسلم کو ٹھنڈی ہوا آئی تھی اس حدیث سے یہ نتیجہ واضح ہو کر سامنے آجاتا ہے کیونکہ جزیرہ نما عرب کے مغرب میں واقع تمام ممالک خود عربوں کے ہیں۔" (صفحہ: ٦٧)

اس کتاب میں تحریر دیگر اکابرین لمۃ کے بیانات کے ساتھ ڈاکٹر صاحب جیسے جید عالمِ دین کے بیان نے میرے ذہن کو ایک خلجانی کیفیت میں مبتلا کر دیا تھا کیونکہ ڈاکٹر صاحب کی تحریرات وتقریرات سے عرصہ دراز سے میں مستفید ہوتا رہا ہوں جس کے سبب ڈاکٹر صاحب کے ساتھ غائبانہ طور پر ایک طرح کی ذہنی ہم آہنگی پیدا ہو چکی تھی اور میں ان سے اور علماؤں کے مقابلے میں زیادہ متاثر تھا۔

وقت گذرتا رہا اور اس موضوع پر میری تشنگی بڑھتی رہی۔ کچھ عرصے بعد ستمبر سنہ ۱۹۹۸ء کے اواخر میں اتفاق سے جناب اختر کاشمیری صاحب کی کتاب "نظریہ انتظارِ مہدی" میرے مطالعہ میں آئی جس میں مصنف نے ابنِ خلدون کے خیالات کا سہارا لیتے ہوئے عقیدہ بعثتِ مہدی علیہ السلام کی نفی کی ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق مصنفِ کتاب، پیشہ کے اعتبار سے صحافی ہیں چنانچہ اپنی بہترین پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے موقف کو کامیابی سے اجاگر کیا ہے۔ انکا اندازِ تحریر وقوت استدلال دونوں اس غضب کے ہیں کہ کتاب پڑھ لینے کے بعد ایک عام مکلّف جو کہ عقیدہ بعثتِ مہدیؑ پر یقین رکھتا ہو، اپنے عقیدہ پر نظرِ ثانی کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے چنانچہ اس کتاب نے راقم الحروف پر بھی اپنا جادو دیکھایا جس کے نتیجے میں ذہن میں بیشمار سوالات پیدا ہونے لگے۔ مگر خوش قسمتی سے اس کتاب کا دوسری بار مطالعہ کرنے کے دوران ایک خاص بات میں نے یہ نوٹ کی کہ عقیدہ کی نفی کرنے والی اس کتاب کا دیباچہ میرے کرم فرما و پاکستان کے ایک بہت ہی معتبر، مقبولِ عام، مشہورِ زمانہ اور نہایت قابلِ احترام مذہبی رہنما محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے لکھا ہے جبکہ میرے علم کے مطابق ڈاکٹر صاحب عقیدہ بعثتِ مہدیؑ کے پر جوش مبلغین میں شمار ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس اہم تضاد کو نوٹ کرنے کے بعد ایک خط محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کو لکھا۔ ڈاکٹر صاحب نے کرم فرمائی کی اور بلا تاخیر میرے خط کا جواب دیدیا۔ ان کی طرف سے آنے والے مراسلہ کا جواب پوسٹ کرنے سے قبل، واللہ عالم: مجھے علم نہیں کہ میرے دل میں یہ خیال کیوں آیا کہ مجھے اس خط و کتابت کو محفوظ

رکھنا چاہیے۔ چنانچہ میں نے ڈاکٹر صاحب کے خطوط کیساتھ اپنے طرف سے لکھے جانے والے خطوط کی فوٹو کاپیاں بھی محفوظ کرنی شروع کر دیں۔ جیسے جیسے خط و کتابت بڑھتی گئی میں نے محسوس کیا کہ ڈاکٹر صاحب کی طرف سے آنیوالے ہر جواب نے میرے جذبہ تحقیق اور جستجو کی آگ کو مزید ہوا دیدی ہے کیونکہ ڈاکٹر صاحب کی طرف سے ملنے والے غیر تسلی بخش جوابات مسلسل میری ہمت افزائی کر رہے تھے کہ بحث کو اپنے منطقی انجام تک پہنچادیا جائے۔ چنانچہ اس عقیدہ کی genesis پر میں نے مزید مطالعہ اور غور کرنا شروع کر دیا جس کی سبب تشخصِ امام مہدی علیہ السلام زیادہ واضح ہوا اور مجھے بڑی امید ہو گئی تھی کہ ڈاکٹر صاحب ضرور میری مدد فرمائیں گے۔ افسوس کے ایسا نہیں ہوا!

ڈاکٹر صاحب کا آخری خط ملنے کے بعد میں نے ان سے مزید خط و کتابت کو جاری رکھنا اخلاقیات اور بحث کے اصولوں اور متعلقہ etiquette کے خلاف امر سمجھا اور خاموشی اختیار کر لی۔

میرے اس عمل کے بعد مجھے امید ہو گئی تھی کہ کم از کم Media کے ذریعے ڈاکٹر صاحب اس ذمن میں مزید کوئی خیال آرائی نہیں کریں گے مگر ایسا نہیں ہوا! چند ہی ماہ بعد انہوں نے اس سلسلے میں مزید بیانات دینے شروع کر دیئے جن کی تفصیلات مختلف ملکی و غیر ملکی اخبارات و رسائل میں شائع ہوتی رہیں اور لوگ مہدی علیہ السلام کی آمد کا انتظار کرنے لگے۔ مذکورہ ذرائع کے علاوہ انہوں نے دبئی سے براڈ کاسٹ کیئے جانے والے ARY ٹیلیوژن کے ایک پروگرام End of Time میں، جس کے میزبان و پروڈیوسر ڈاکٹر شاہد مسعود تھے؛ انٹرویو دینے سے بھی اعراض نہیں برتا۔ دو CDs پر مشتمل یہ پروگرام جس کے ڈائرکٹر جناب علی حسن صاحب تھے، بعد میں کسی وقت ریلیز ہوا اور خاصہ مقبول بھی ہوا۔ میں نے نوٹ کیا کہ اس پروگرام میں ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے اُن تمام احادیث کو بیان نہیں کیا جو اُن کے خیالات، مکاشفات و معقولات سے مطابقت نہیں رکھتے تھے۔ بد قسمتی سے اس ناقص طرزِ عمل کو صرف اُن لوگوں نے محسوس کیا جو کہ بعثتِ مہدیؑ کے بارے میں بیان کی جانے والی احادیث، قیامِ ساعۃ کی علامات اور قرآنِ مجید کے اعراضی اندازِ بیان کا علم رکھتے ہیں۔

اس تمہید کو ختم کرنے سے پہلے یہاں ایک اور اہم بات بتا دینا ضروری ہیکہ کراچی سے شائع کیے جانیوالے ایک ہفتہ روزہ رسالہ "وجود" (۶ نومبر سنہ ۲۰۰۰ء) میں ڈاکٹر صاحب نے ایک بہت ہی اہم اور چونکا دینے والا بیان بھی دیا تھا جس کے اہم جز کو رسالہ کی انتظامیہ نے رسالہ کے ٹائیٹل کی سرخی بنائی۔ اس سرخی کے الفاظ یہ ہیں: "امام مہدی پیدا ہو چکے ہیں، سنہ ۲۰۰۲ء میں ظاہر ہونگے افغانستان سے افواج جا کر القدس کی بازیافت اور مہدی کی حکومت قائم کریں گی (امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کا انٹرویو)" چنانچہ راقم الحروف سنہ ۲۰۰۲ء کا بے چینی سے انتظار کرنے لگا۔ جب انتظار کی گھڑیاں ختم ہو گئیں تو

راقم نے سوچا کہ کچھ اور وقت انتظار کیا جائے اور پھر ڈاکٹر صاحب سے رجوع کیا جائے کیونکہ مجھے گمان ہوا کہ ہوسکتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب .ءاب میں لکھدیں کہ کشف بہر حال کشف ہے ان معاملات میں دیر سویر کی ہر حال میں خاصی گنجائش ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ!

بہر حال ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴ اور ۲۰۰۵ء بھی گذر گئے اور اب سنہ ۲۰۰۶ء کا پہلا ربعہ ختم ہونے کو ہے مگر ڈاکٹر صاحب کی کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور نہ ہی ان کے مہدی المنتظر کا ظہور ہوا! اس پس منظر میں، میں سمجھتا ہوں کہ اس مخصوص معاملے میں الحمدللہ ڈاکٹر صاحب کے ناقص انکشافات کے سبب میری ایمانی کیفیت ''علم الیقین'' کی منزل سے گذر کر کسی حد تک ''عین الیقین'' کی منزل میں قدم رکھ چکی ہے اور اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ بعثتِ مہدیؑ کے ضمن میں میرے بزرگوں کا عقیدہ واقرار ''قد جاء و مضیٰ'' ہی صحیح ہے۔

ان خطوط میں سب سے اہم اور قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے میرے کسی بھی سوال کا جواب نہ تو مجھے دیا اور نہ ہی بعد میں انہوں نے اپنی طرف سے دیئے جانے والے بیانات میں میرے دریافت کردہ نکات کو واضح کرنے کی کوشش کی! مجھے قوی امید ہے کہ اس خاموشی کی اکثر وجوہات خطوط پڑھ لینے کے بعد قارئین سے پوشیدہ نہیں رہیں گی!!

جہاں تک میرے پہلے خط کے مضمون کا تعلق ہے، اس کا اندازہ ڈاکٹر صاحب کے ۷ ستمبر کے لکھے ہوئے پہلے جواب سے ہوجاتا ہے۔ مگر پھر بھی مختصراً عرض ہیکہ اس خط کے مضمون کے بارے میں مجھے یہ یاد پڑتا ہے کہ اس خط میں میں نے ان سے ایک حدیث کی فوٹو کاپی مانگی تھی جس کا ذکر انہوں نے اپنے کتابچہ ''قربِ الٰہی کے دو مراتب'' میں کیا تھا اور غالباً اسی دورانیہ میں اختر کاشمیری کی کتاب میرے مطالعہ میں تھی جس کے سبب میں نے اپنے دوسرے خط میں بعثتِ مہدیؑ کے بارے میں ان کے عقیدہ کی وضاحت طلب کی تھی کیونکہ اختر کاشمیری صاحب کی کتاب میں موجود ڈاکٹر صاحب کے تحریر کردہ دیباچہ کو پڑھ کر مجھے تضاد بیانی کا تاثر ملا تھا۔

فقط

احقر العباد

محمد نامدار خان بوزئی

۱۴ر ستمبر

بسمہٖ تعالیٰ

مکرمی محمد نامدار خان صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آپ کا ۱۱/ ستمبر کا تحریر کردہ گرامی نامہ موصول ہوا ہے۔ عرض ہے کہ آپ نے جس حدیث کے بارے میں پوچھا ہے اس کا حوالہ مذکورہ کتاب "قرب الٰہی کے دو مراتب" میں حدیث کے بیان سے پہلے ساتھ ہی درج ہے یعنی یہ حدیث مشکوۃ المصابیح اور جامع ترمذیؒ دونوں میں موجود ہے۔ یہ کتابیں آپ کو مختلف پبلشرز کی مل جائیں گی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور کی ہجرت تو ہجرت مدینہ ہی زیادہ اہم ہے یا پھر اس سے (قبل) حبشہ کی ہجرت تھی لیکن ہجرت کا اصل مفہوم یہ ہے کہ ہر وہ شئے ترک کردیں جس کے ترک کرنے کا اللہ (نے) حکم دیا ہے گو ہجرت مکانی بھی اس میں شامل ہے۔

آپ نے اپنے خط کے آخر میں اپنا جو مقصد تحریر فرمایا ہے یعنی تقویت ایمان و تبلیغ دین، اس کے لئے میری تجویز یہ ہے کہ آپ ہمارے ساتھ تنظیم اسلامی میں شامل ہو جائیں، آپ کی تنظیم میں شمولیت ہمارے لئے تو یقیناً تقویت کا باعث ہوگی لیکن آپ کو بھی انشاء اللہ اپنے مقصد کے حصول میں مدد ملے گی۔

اس ضمن میں آپ کی خدمت میں تنظیم سے متعلق چند کتابچے ارسال کر رہا ہوں تاکہ آپ کو فیصلہ کرنے میں آسانی ہو، ویسے میرا مشورہ اس وقت آپ کے ہم پیشہ ہونے کی وجہ سے ہے کیونکہ پیشہ کے لحاظ سے میں بھی انجینئر تھا۔

امید ہے آپ سے مزید رابطہ رہے گا۔ آپ کے خط اور دلچسپی کا بہت شکریہ۔

والسلام

سردار اعوان

(معتمد ذاتی ڈاکٹر اسرار احمد)

۱۷ دسمبر ۱۹۹۸ء

بسمہٖ تعالیٰ

محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب

السلام علیکم

آپ کا ۱۴ ستمبر کا خط ملا اور اس کے تین ہفتے بعد چند کتابیں جماعت کے دستور کے بھی ملیں۔ اُنہی دنوں کی بات ہے کہ آپ کا ایک عظیم اجتماع/جلسہ اُردو کالج کراچی سے متصل گراؤنڈ میں ہونے والا تھا، توقع تھی کہ اس دوران آپ سے بالمشافہ ملاقات بھی ہوجائے گی مگر شائد اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہیں تھا۔

تنظیم/جماعت میں شمولیت کی دعوت کا بہت بہت شکریہ۔ بہت غوروخوص کے بعد میری کمزوریوں اور کوتاہیوں کے پیش نظر مجھے یقین ہوگیا کہ میں امیر کی طرف سے عائد فرائض کی ادائیگی میں ناکام رہونگا۔ اس صورت میں شرمندگی کے سوائے کچھ حاصل نہ ہوگا اور جو تھوڑی بہت ہدایت آپ کی تحریرات سے مل رہی ہیں وہ فیض بھی ضائع ہوجائے گا۔ پس فی الحال اس مسئلہ کو میرے حال پر چھوڑ دیں تو مہربانی ہوگی۔

یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ بھی بلحاظ پروفیشن ایک انجینئر ہیں اور انجمن خدام القرآن کے روح رواں بھی۔ یہ ادارہ مسلمانوں کی ایک عظیم خدمت انجام دے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو اور مددگاروں ومعاونین کو جزائے خیر دے اور قدم بہ قدم کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین ثمہ آمین۔

ایک بات جو دل میں کھٹک رہی ہے اس کا یہاں تذکرہ کرتے ہوئے وضاحت چاہوں گا کہ آپ کا اس مسئلہ پر اصل موقف کیا ہے؟

اختر کاشمیری صاحب کی کتاب ''نظریہ انتظار مہدیؑ'' کا دیباچہ آپ ہی نے لکھا تھا۔ چونکہ یہ کتاب اجماع مسلمین کے متفقہ عقیدہ کے بالکل خلاف ہے اس وجہ سے میں نے یہ اخذ کرلیا تھا کہ شائد آپ بھی بعثت مہدی کے خلاف ہیں۔ حالانکہ آپ کی تحریر سے یہ بات واضح نہیں ہوتی اور نہ

ہی یہ بات بھی قطعی طور پر اخذ کی جاسکتی ہے کہ آپ خلاف نہیں ہیں۔ اس پس منظر میں آپ کے پچھلے سال دیئے گئے یا اس سال کے بعض (اخباری) بیانات سے واضح ہوا کہ آپ نے یہ بیان دیا کہ حضرت مہدی علیہ السلام پیدا ہو چکے ہیں اور ان کا ظہور عنقریب ہونے والا ہے۔ اسی دوران گوھر شاہیوں نے بھی اپنے مرشد کے مہدی ہونے کا غلغلہ مچایا جو کہ اب بھی جاری ہے۔

میں اس سلسلے میں آپ کی طرف سے اس عقیدے کے بارے میں اور مذکورہ اخباری بیانات کے بارے میں ایک واضح تحریر کا خواہاں ہوں۔ امید ہے کہ مایوس نہیں کریں گے اور امت کو جس غیر یقینی کے کھڈے میں اس کتاب نے ڈال دیا ہے اس سے نجات دلائیں گے۔

جواب تاخیر سے دینے کی معافی چاہتا ہوں ایک کاسب اور دنیادار سے اور کیا توقع ہو سکتی ہے۔

والسلام

آپ کا مخلص واحقر العباد و جواب کا منتظر

محمد نامدار خان بوزئ

۲۳؍دسمبر

بسمہٖ تعالیٰ

مکرمی محمد نامدار خان بوزئی صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

ڈاکٹر صاحب کے نام آپ کا ۱۷؍تاریخ کا تحریر کردہ گرامی نامہ ملا ہے۔ تنظیم میں شمولیت کے بارے میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ کمزوریوں اور کوتاہیوں کے پیش نظر آپ فرائض کی ادائیگی سے قاصر رہیں گے۔ گویا آپ کے خیال میں تنظیم میں جو لوگ شامل ہیں ان میں کوئی کمزوری اور کوتاہی نہیں ہے؟ ہمارے خیال میں تو ہمارے مقابلے میں آپ میں کمزوریاں اور کوتاہیاں کم ہی ہوں گی۔ اور اگر واقعتہً آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کے اندر کمزوریاں اور کوتاہیاں زیادہ ہیں تو پھر آپ کو لازماً تنظیم میں ہونا چاہیئے تاکہ آپ کی طرف سے تو حجت قائم ہو جائے کہ آپ نے تو اپنی طرف سے کوشش کی ہے۔ ویسے ہمارے نزدیک تو جماعتی زندگی اختیار کرنا ہر مسلمان کے لئے لازم ہے اور ہم جب آپ جیسے حضرات کو تنظیم میں شمولیت کی دعوت دیتے ہیں تو ہمارے پیش نظر یہی مقصد ہوتا ہے کہ جس شئے کو ہم اپنے لئے صحیح سمجھتے ہیں اس کی دوسروں کو بھی دعوت دیں۔

آپ نے تاخیر سے سہی خط کا جواب تو دیا۔ یہاں تو لوگ ایک دفعہ بات کر کے ہمیشہ کے لئے بھول جاتے ہیں۔ آپ کی دلچسپی اور خط کے لئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔ حضرت مہدی کے بارے میں ڈاکٹر صاحب کے خطاب پر مبنی تحریر پر مشتمل میثاق (نومبر ۹۶ء) کا شمارہ ارسال خدمت ہے۔

والسلام

سردار اعوان

(معتمد ذاتی ڈاکٹر اسرار احمد)

۲۵ر جنوری ۱۹۹۹ء　　　　　　　　بسمہ تعالیٰ

مکرم و محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب

امیر تنظیم اسلامی پاکستان، لاہور

السلام علیکم

آپ کی طرف سے لکھا گیا خط سردار اعوان صاحب کی تحریر کی صورت میں ملا۔ تنظیم میں شمولیت کی دوبارہ دعوت کا بہت بہت شکریہ۔

میں شرمندہ ہوں کہ خط کا جواب میں کوشش کے باوجود جلد نہ دے سکا۔ اس کی بے شمار وجوہات ہیں مگر یہ کہ اپنی پہلی فرصت میں یہ خط لکھ رہا ہوں۔ آپ کے خط کے ساتھ نومبر ۹۶ء کا ’’میثاق‘‘ بھی ملا۔ اس رسالہ میں تحریر شدہ خیالات اور جناب اختر کاشمیری صاحب کی کتاب پر لکھا گیا ابتدائیہ پڑھ کر مجھے حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں آپ کے خیالات کا اندازہ ہوا۔ جیسا کہ آپ نے انہیں ’’میثاق‘‘ میں ’’موعود‘‘ تسلیم کیا ہے اس وجہ سے عام آدمی کے ذہن میں خود بخود سوال پیدا ہو جاتا ہے کہ کس نے یہ وعدہ کیا تھا اور کس وجہ سے انہیں آپ موعود تسلیم کرتے ہیں؟ توقع ہے کہ آپ اس کی وضاحت فرمائیں گے۔

میری ناقص فہم میں یہ بات آتی ہے کہ اگر یہ اللہ کا وعدہ ہے تو اس کا ضرور قرآن مجید میں کہیں نہ کہیں (اجمالی ہی سہی) تذکرہ ہونا چاہئے۔ اور اگر یہ رسول اکرم ﷺ کا وعدہ ہے تو بھی ہمیں قرآن حکیم کے حکم وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْھَوٰی پر غور کرنا چاہئے۔ بالخصوص ان باتوں کے معاملے میں جن کا تعلق کہ عقائد سے ہو!! رسول ﷺ کا حکم اللہ ہی کا حکم ہوتا ہے! ایسی صورتحال میں عقیدہ ظہورِ مہدئ موعود کی حقیقت اور بھی مستحکم ہو جاتی ہے بلکہ لفظ ’’مہدئ موعود‘‘ پر غور کرنے سے مجھ پر یہ حقیقت بھی واضح ہوئی کہ یہ مامور من اللہ ہوگا۔ اور دیگر مرسلین کی طرح اس کی تعلیم و تربیت بھی منجانب اللہ سبحان و تعالیٰ ہی ہوگی۔ اور یہ ہدایت بھی اللہ ہی سے اخذ کرے گا اور اس کو بھی روح القدس کی تائید و نصرت حاصل ہونی چاہئے تا کہ مقصد بعثت پورا ہو۔ مجھے یہ بھی احساس ہوتا ہے کہ اکثر لوگوں نے اس مضمون پر زیادہ تر احادیث سے حاصل معلومات پر نتائج اخذ کئے ہیں جبکہ یہی

حضرات اس حقیقت سے بھی واقف ہیں کہ احادیث میں آمیزش ہوتی رہی ہے اور یہ بھی کہ یہ متضاد بھی ہیں۔

کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ سنت رہی ہے اور جس طرح کہ ''توراۃ'' و''انجیل'' میں حضور اکرم ﷺ کا تذکرہ تعریضی انداز میں آیا ہے۔ اسی طرح ''مہدی'' کا تذکرہ بھی قرآن میں تعریضی آیات میں آیا ہو؟ اور کیا یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ ایسے ہی تعریضی انداز میں اس کی ذمہ داریاں، اس کا زمانہ ظہور اور اس کا مقصد بعثت وغیرہ وغیرہ جیسی چیزیں ہمیں قرآن میں مل جائیں؟ چونکہ آپ کے پاس وسائل ہیں اور انجمن خدام القرآن جیسی بے مثال انجمن اور ساتھی آپ کو مہیا ہیں اس وجہ سے میں آپ سے درخواست کرنے پر مجبور ہوں کہ قرآن کی روشنی میں اس مسئلہ پر دوبارہ سے تحقیق کروائیں۔ غور وفکر کریں، بار بار مجھے خیال آتا ہے کہ جو شخص ''مہدئ موعود'' کو قرآن میں نہیں پہچان سکتا وہ اس دنیا میں بھی اس کو نہیں پہچان سکتا اور غالباً یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت غیر اللہ کے متعین کردہ علامات ونشانات پر اعتماد کر کے گمراہ ہوتی رہی ہے۔ ماسواء اُن احادیث صحیحہ میں بیان شدہ علامات ونشانات وذمہ داریوں کے جو کہ قرآن مجید میں بیان کردہ علامات ونشانات وذمہ داریوں سے مطابقت رکھتے ہوں۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بعثت مہدی کے معاملہ پر صدیوں سے تقریر وتحریر جاری ہے اور بڑے متضاد خیالات کا اظہار ہوتا رہا ہے اور اس شدت سے ہوتا رہا ہے کہ لوگوں میں بیزاری اور عاجزی سرایت کر گئی۔ اب نہ کوئی جاننا چاہتا ہے اور نہ سننا چاہتا ہے اور اکثریت یہ بھی نہیں جانتی کہ ظہور ثابت ہو جائے تو ہم پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اور اس وقت کی موجود اسلامی و مذہبی تنظیموں اور ان کے قائدین وائمہ پر کیا ذمہ داری ہوگی ان کے ہاتھ پر بیعت نہ کرنے والوں پر کیا فتوے لگیں گے؟ عالم اسلام کی دیگر قومیتوں میں آخر اس مسئلہ کی کیا حقیقت ہے؟ وغیرہ وغیرہ

موجودہ ٹیکنالوجیکل وترقی پذیر دور میں مذاہب عالم کے، اور خود اسلام کی اصلی شناخت وعقائد مسخ ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ان چیزوں کو انسان زیادہ سے زیادہ سہل اور خود پسندی پر مبنی خیالات کی ہیئت دیتا جا رہا ہے۔ تو ایسے حالات میں اگر کوئی مدعی پیدا بھی ہو جائے تو کیا یہ ممکن ہے

کہ سارا عالم اس پر متفق ہو جائے اور ''مہدی'' تسلیم کر لے؟ جبکہ آج بھی یہودی اور نصرانی اور نہ جانے اور کتنی قومیں حضور اکرم ﷺ کی بعثت کے منتظر ہیں۔ بہ الفاظ دیگر کیا شخصیت کے تعین پر مکمل اتفاق ممکن ہے؟ غرض یہ کہ اسی قسم کے اور بہت سے سوالات ہیں جن کے بارے میں دور جدید کا نوجوان تشنہ لب ہے اور نگاہیں آپ جیسے تعلیم یافتہ روشن خیال، واقف دین بزرگوں کی طرف اٹھتی ہیں۔

خط کے ختم کرنے سے پہلے ایک دلچسپ تھیوری کی طرف بھی توجہ دلا دوں کہ بعض حلقوں میں دورِ جدید میں رونما ہونے والی سائنس اور کمپیوٹر وغیرہ کی ترقی، کلوننگ، جنیٹیک انجینئرنگ، خلائی تسخیر وغیرہ وغیرہ جیسے عوامل نے گذشتہ دور کے ''مدعیان مہدویت'' پر نظر ثانی اور دیانتدارانہ تحقیق پر توجہ دینے کی ضرورت کو بھی اہمیت کا حامل بنا دیا ہے اور اس تحقیق و کاوش کی کامیابی کا انحصار قرآن مجید کی آیات پر ہی ہے جن کا تذکرہ ''تعریضی آیات'' کے نام سے کیا جاتا ہے! اور بڑی حد تک آیات کے ترتیب نزول سے بھی اور نبی اور رسولوں کے مابین امتیاز برقرار رکھنے سے!! کیا مندرجہ بالا تھیوری آپ کے خیال میں ہمیں دعوت فکر نہیں دیتی؟

تشخص و منصب ''مہدی موعود'' کے بارے میں یہ بات بھی سمجھ میں نہیں آتی کہ ایک ''مامور من اللہ'' کو ہم سنی حضرات ''امام'' کا لقب دے کر امام خمینی، امام حاضر، امام کعبہ، امام حسینؓ، امام ابو حنیفہؒ اور ''امام مسجد'' کی صف میں کیوں کھڑا کر دیتے ہیں؟ حدیث صحیحہ میں تو مہدئ موعود کے لئے ''خلیفۃ اللہ'' کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ جبکہ اوپر بیان کردہ ائمہ کے اپنے تشخص ہیں اور ان میں سے کوئی بھی نہ تو ''موعود'' ثابت ہے اور نہ ''مامور من اللہ'' اور نہ ہی حضور اکرم ﷺ نے انہیں ''خلیفۃ اللہ'' کے منصب سے منسوب کیا ہے؟ مجھے قوی امید ہے کہ اوپر اس خط میں کئے گئے تیرہ چودہ سوالات پر آپ روشنی ڈالیں گے اور میری رہنمائی فرمائیں گے۔

آپ کا مخلص و احقر العباد

محمد نامدار خان بوزئی

۱۷ فروری بسمہٖ تعالیٰ

مکرمی محمد نامدار خان بوزئی صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آپ کا ۲۵ جنوری کا تحریر کردہ خط تاخیر سے ۱۵ فروری کو ملا ہے۔ اگرچہ حضرت مہدی کے بارے میں ہمیں کوئی confusion نہیں ہے تاہم یہ ہمارا اصل موضوع نہیں ہے۔ چونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ اسلام کا غلبہ ہونا ہے، اس ضمن میں ایک شخصیت ایسی ہوگی جس کی قیادت میں یہ جدوجہد تقویت حاصل کرے گی۔ ''موعود'' کے وہ معنی ہم نہیں لیتے جن کا آپ نے اشارہ کیا ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی سے ہمارے نزدیک غلبۂ دین کا نظریہ کمزور نہیں ہوتا کیونکہ دین میں اخلاق وکردار اور عدل کو جو بنیادی اہمیت حاصل ہے سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی اس کا متبادل نہیں ہو سکتی۔

بہرحال اگر آپ مزید بات کرنا چاہیں تو نسیم الدین صاحب سے فون 4993465 (دفتر) یا 4985647,467253 (رہائش) پر وقت طے کر کے ڈاکٹر صاحب سے ان کی کراچی آمد پر ملاقات کریں۔

والسلام

سردار اعوان

(معتمد ذاتی ڈاکٹر اسرار احمد)

۱۵/مارچ ۱۹۹۹ء بسمہٖ تعالیٰ

محترم ومکرم جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب

صدر تنظیم اسلامی، لاہور

السلام علیکم

اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ دفتری مصروفیات کے سبب آپ کے ۱۷ فروری کے عنایت نامے کا فوری جواب نہ دے سکا۔ مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ جواب اپنی پہلی فرصت میں دے رہا ہوں۔

آپ نے لکھا ہے کہ:

''اگر چہ حضرت مہدیؑ کے بارے میں ہمیں کوئی Confusion نہیں ہے، تاہم یہ ہمارا اصل موضوع نہیں ہے۔ چونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ اسلام کا غلبہ ہونا ہے۔ اس ضمن میں ایک شخصیت ایسی ہوگی جس کی قیادت میں یہ جدوجہد تقویت حاصل کرے گی۔ موعود کے وہ معنی ہم نہیں لیتے جن کا آپ نے اشارہ کیا ہے''۔

اس کے بعد آپ نے جناب نسیم الدین صاحب کا ٹیلیفون نمبر دیتے ہوئے مجھے ہدایت کی ہے کہ ان سے رابطہ قائم کروں۔

میں اس گفتگو کو محدود رکھنا پسند کرونگا اور انتہائی عاجزی سے گذارش کروں گا کہ چونکہ ماہنامہ میثاق (نومبر ۹۶ء) میں اس سلسلہ کا چھپنے والا مضمون آپ نے لکھا ہے اور چونکہ جناب اختر کاشمیری صاحب کی کتاب کا اقتباس بھی آپ ہی نے لکھا ہے اس وجہ سے پیدا شدہ Confusion بھی آپ سے بہتر کوئی اور دور نہیں کر سکے گا۔ مزید برآں یہ کہ جو مشورہ میں نے اپنے خط میں دیا تھا اس پر عمل درآمد کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ بھی آپ کی Previlage اور Prerogative میں ہے اس وجہ سے دوبارہ آپ کو زحمت دے رہا ہوں۔

گذارش یہ ہے کہ یقیناً آپ اپنے مشن سے مجھ سے بہتر واقف ہیں اور یہ بھی کہ حضرت

مہدی علیہ السلام کے بارے میں کوئی Confusion نہیں ہوگا۔ مگر میرے جیسے عام آدمی کے ذہن کو اختر کاشمیری صاحب جیسے لوگوں کے خیالات اور روایات کی کتابوں میں موجود متضاد احادیث سے فراہم ہونے والی معلومات اور سنی عالموں اور شیعہ عالموں کے متضاد تصورات کے سوغات صرف اور صرف Confusion کے علاوہ اور کیا فراہم کر سکتے ہیں؟

آپ کے ۱۷ رفروری والے خط کے بیان سے اختلاف کی جرأت کرتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ آپ چونکہ اختر کاشمیری صاحب کی کتاب پر دیباچہ لکھ چکے ہیں اور پھر اسی موضوع پر ماہنامہ میثاق نومبر ۹۶ء میں تفصیلی مضمون بھی لکھ چکے ہیں اور آپ نے خیالات اور یقین کی حد تک ہونے والے گمان کا تذکرہ بھی کر چکے ہیں جو کہ اخبارات نے بھی چھاپا ہے تو ان تمام شواہد کی موجودگی میں یہ مضمون خود بخود آپ کا موضوع بن جاتا ہے۔ آپ کے معتقدین اور مداحوں کی توقعات آپ ہی سے وابستہ رہیں گی۔ آپ کو انہیں مطمئن کرنا ہوگا۔

اگر یہ آپ کا ''اصل موضوع'' نہیں ہے تو کوئی قباحت نہیں۔ آپ امت مسلمہ کے اصلاح ایمان و عقائد کی خاطر ''ذیلی مضمون'' یا ''ذیلی موضوع'' کے طور پر اِسے deal کرتے ہوئے لوگوں کی ہدایت و رہنمائی فرما سکتے ہیں۔ جیسا کہ نومبر ۹۶ء کے ''میثاق'' میں آپ نے کیا ہے۔

آپ نے ۱۷ رفروری والے خط میں لکھا ہے کہ:

''موعود کے وہ معنی ہم نہیں لیتے جن کا آپ نے اشارہ کیا ہے''۔

آپ کی وہ سے کیا مراد ہے؟ عالی مقام محترم ڈاکٹر صاحب! عرض ہے کہ بہت غور و فکر کے بعد بھی مجھے ''موعود'' کے معنی ''وہ جس کا وعدہ کیا گیا'' کے ہی سمجھ میں آتے ہیں۔ آپ اس لفظ کے کیا معنی لیتے ہیں؟ اور کس مفہوم میں آپ نے اس کو اپنے رسالے ''میثاق'' میں استعمال کیا ہے۔ مطلع فرمائیں تو میری اصلاح کا باعث ہوگا کیونکہ ذہن میں بار بار یہی سوال اٹھتا ہے کہ کس نے اس شخصیت کا وعدہ کیا تھا؟

ایک اور وضاحت بھی مطلوب ہے اور وہ یہ کہ مذکورہ رسالہ ''میثاق'' (نومبر ۹۶ء) صفحہ ۲۸ پر لفظ ''مہدی'' کے معنوں کے ضمن میں لکھا ہے کہ مہدی کے معنی ہدایت یافتہ شخص کے ہیں۔ چنانچہ

سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ شخصیت کس سے ہدایت یافتہ ہوگی۔ بالفاظ دیگر اس کا ہادی کون ہوگا؟ جبکہ وہ شخصیت ایک ''طے شدہ مشن'' (سارے ادیان پر غلبہ دین اسلام) کے ساتھ بھیجی جارہی ہے! اگر اس کا ہادی اللہ ہوگا اس کا وعدہ بھی اللہ سبحان وتعالیٰ ہی نے کیا ہے تو کیا یہ شخص مجتہدین کے زمرے میں شمار کیا جائے گا؟ اور کیا ہم اس کے مامور من اللہ ہونے سے انکار کر سکتے ہیں؟

نومبر ۹۶ء ''میثاق'' کے مضمون کے آخر میں آپ نے سید احمد شہید کی لی ہوئی ''سلسلہ محمدیہ'' پر بیعت کا تذکرہ کیا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ''تنظیم اسلامی'' اسی دعوت کی احیاء چاہتی ہے۔ میرے ناقص خیال اور فہم سے یہ بیعت کا منشاء و مقصد بھی...... دیگر ادیان پر دین اسلام کا غلبہ...... ہے۔ اس طرح آپ کا مشن بھی حضرت مہدی موعودؑ کے ''مشن'' کی زنجیر کی ایک کڑی ہے! کیا میرا خیال درست ہے؟

میں یقین رکھتا ہوں کہ میرے سوالات کے جوابات آپ جیسے عظیم محقق، عالم باعمل و مجدد دین کے لئے کسی قسم کی جھنجلاہٹ یا تعریض کا سبب نہیں بن سکتے اور یہ بھی کہ انبیاء کے سلسلہ کے بعد ہر زمانے میں آپ جیسے علمائے ہی امت کی ہدایت و رہنمائی کا ذریعہ رہے ہیں۔

خط کو ختم کرنے سے قبل عرض کروں گا کہ اگر کہیں مجھ سے گستاخی ہوگئی ہو تو معافی کا خواستگار ہوں۔ مہربانی فرما کر اس خط میں درج سوالات کو آپ سے کراچی میں ہونے والی ملاقات سے منسلک و منسوب نہ فرمائیں، ہوسکتا ہے کہ ان دنوں میں کراچی میں نہ ہوں، بلاشبہ آپ سے ملاقات میرے لئے باعث شرف و عزت افزائی ہوگی۔

والسلام

جواب کا منتظر

احقر العباد

محمد نامدار خان بوزئی

۱۹ر مئی ۱۹۹۹ء بسمہٖ تعالیٰ

گرامی قدر ومحترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب

امیر تنظیم اسلامی، پاکستان

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ میں نے آپ کے خط کے جواب میں جو کہ آپ کی طرف سے آپ کے معتمد جناب اعوان صاحب نے ۱۶ر فروری کو لکھا تھا ایک خط تقریباً چھ سات ہفتے قبل بذریعہ رجسٹری روانہ کیا تھا۔ اس دوران میں کچھ دفتری معاملات میں اس قدر الجھا رہا کہ یہ خط یا ریمائنڈر کہہ لیجئے جلد نہ لکھ سکا۔

جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے میرے پچھلے خط کا آپ کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا اور نہ ہی اس کی کوئی وجہ سمجھ میں آئی!

محترم ڈاکٹر صاحب! یہ ایک حقیقت ہے کہ میں ایک عرصہ سے آپ کے لٹریچر سے مستفید ہو رہا ہوں اور انشاء اللہ آئندہ بھی ہوتا رہوں گا۔

آپ کے خطوط اور شائع کردہ مضمون ''مہدی موعود کی شخصیت'' پڑھنے سے اور جناب اختر کاشمیری صاحب کی کتاب ''نظریہ انتظار مہدی'' پر آپ کے لکھے ہوئے پیش لفظ کو پڑھنے سے میرے ذہن میں چند سوالات پیدا ہوئے تھے جس کا میں نے اپنے پچھلے خطوط میں تذکرہ کیا تھا اور وضاحت کی درخواست کی تھی تاکہ پیدا شدہ ذہنی خلجان Confusion ختم ہو جائے۔

اگر آپ کو میرا مذکورہ آخری خط نہیں ملا یا کہیں گم ہو گیا ہو تو ان سوالات کو میں دوبارہ سے درج ذیل کیئے دیتا ہوں تاکہ آپ میری رہنمائی فرما سکیں۔

اس سلسلے کا پہلا سوال جو ذہن میں ابھرا وہ یہ تھا کہ آپ نے چونکہ مہدی کی شخصیت کو موعود تسلیم کیا ہے تو یہ تو بتا دیں کہ کس نے اس کا وعدہ کیا ہے؟ آیا آپ اس شخصیت کو اللہ کا وعدہ تسلیم کرتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کا وعدہ تسلیم کرتے ہیں یا کسی اور کا؟

دوسرا سوال آپ کے مضمون میں بیان کردہ لفظ ''مہدی'' کی توضیح ومفہوم سے متعلق ہے کہ یہ موعود کس سے ہدایت حاصل کرے گا۔ اللہ سے یا غیر اللہ سے ؟

غالباً تیسرا سوال یہ تھا کہ آپ موعود کے کیا معنی لیتے ہیں؟ اس کی وضاحت ضروری ہے کیونکہ آپ نے خط میں لکھا تھا کہ ''موعود کے وہ معنی ہم نہیں لیتے جن کا آپ نے اشارہ کیا ہے''۔

بقول آپ کے دین اسلام کو غلبہ حاصل ہونا ہے اور اس ضمن میں ایک شخصیت ایسی ہوگی جس کی قیادت میں یہ جدوجہد تقویت حاصل کرے گی (اور غالباً آپ اسی شخصیت کو ''مہدیٔ موعود'' تسلیم کرتے ہیں) تو دریافت کرنا یہ تھا کہ اس قیادت کی ذمہ داری اس کو کس نے سونپی ہے۔ اگر اللہ نے سونپی ہے تو کیا یہ موعود...... مامور من اللہ ومرسل من اللہ کے منصب کا حامل نیں کہہ لائے گا؟۔

غالباً میں نے ایک سوال یہ بھی کیا تھا کہ اگر یہ اللہ یا اس کے رسول ﷺ کا وعدہ ہے تو ضرور اس کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہونا چاہئے (کیونکہ غلبہ اسلام کے جدوجہد کی تحریک کی قیادت ایک دینی معاملہ ہے) چاہے اسکا ذکر تعریضی انداز ہی میں کیوں نہ ہو جیسا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکر توراۃ اور انجیل میں تعریضی انداز میں آیا ہے؛ اور پھر آپ سے یہ بھی درخواست کی تھی کہ ''انجمن خدام القرآن'' جیسی بے مثال تعلیمی وتحقیقی ادارے کی سربراہی بھی آپ ہی کرتے ہیں اس وجہ سے آپ کے پاس وسائل موجود ہیں، آپ چند ایک اساتذہ/ علماء کو اس کار خیر کی تحقیق پر مامور کرسکتے ہیں۔ یہ بھی ایک بے مثال دینی خدمت ہوگی۔

میرے ناقص خیال میں یہ بات پختہ ہو چلی ہے کہ اگر ہم مہدی موعود کی شخصیت کو قرآن میں نہیں تلاش کر سکتے اور پہچان سکتے تو اس دنیا میں بھی اس کو نہیں پہچان سکتے۔

غالباً ایک اور بات میں نے یہ بھی لکھی تھی، صحیح احادیث میں مہدی موعود کی شخصیت کے لئے ''خلیفۃ اللہ'' کے الفاظ بھی آئے ہیں جبکہ اکثر لوگ اس شخصیت کو ''امام'' کے لقب سے متعارف کرواتے ہیں۔ اس طرح اس شخصیت کو امام خمینی، امام حاضر، امام کعبہ، امام حسینؓ، امام ابو حنیفہؒ اور مسجد کے امام جیسے لوگوں کی صف میں کھڑا کر دیتے ہیں جبکہ ان میں سے کوئی بھی ''موعود'' نہیں ہے۔ اسی طرح آپ نے اپنے مضمون ''مہدیٔ موعود کی شخصیت'' میں اس شخصیت کو ایک

''مجتہد'' کے طور پر متعارف کروایا ہے جبکہ یہ (مجتہد والا منصب) ایک شرعی منصب وحیثیت رکھنے کے باوجود کسی مہدی باللہ و مامور من اللہ کے شایان شان نظر نہیں آتا! اسی سبب میرے ذہن میں بھی یہ سوال ابھرا کہ کیا ہم ایک موعود من اللہ و مامور من اللہ و مہدی باللہ کو مجتہدین کی صف میں شمار کرنے میں حق بجانب ہوں گے ؟۔

محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب مجھے قوی امید ہے کہ آپ میرے خط میں متذکرہ سوالات پر ضرور روشنی ڈالیں گے اور میری الجھنوں کو دور کریں گے۔

والسلام

احقر العباد

محمد نامدار خان بوزئی

۲۵ر مئی بسمہٖ تعالیٰ

مکرمی محمد نامدار خان بوزئی صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

ڈاکٹر صاحب کے نام آپ کا ۱۹ر مئی کا تحریر کردہ خط ملا ہے۔ جیسا کہ گذشتہ بار آپ کی خدمت میں عرض کر چکے ہیں۔ ہم اس کے مکلّف نہیں ہیں کہ ہر حال میں آپ کے اشکالات رفع کریں اور ویسے بھی ہم اس بحث کو مزید طول دینا نہیں چاہتے لہٰذا ہم معذرت چاہتے ہیں آپ کے سوالات کے جواب دینے سے ہم قاصر ہیں۔ شکریہ۔

والسلام

سردار اعوان

(معتمد ذاتی)

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور
۳۶ - کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور ۵۴۷۰۰، پاکستان
۵۸۶۹۵۰۱-۳، فیکس: ۵۸۳۴۰۰۰

MARKAZI ANJUMAN
KHUDDAM-UL-QURAN LAHORE
36-K, MODEL TOWN, LAHORE [illegible], PAKISTAN
5869501-3, FAX: 5834000

بسمہ تعالیٰ

محترمی
مکرمی محمد داود خان صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا ۲۲ ستمبر کا تحریر کردہ گرامی نامہ موصول ہوا ہے عرض ہے کہ
آپ نے جس حدیث کے بارے میں پوچھا ہے اس کا حوالہ مذکورہ
[illegible] کے دو مراتب میں حدیث کے بیان سے پہلے
[illegible] یہ حدیث مشکوٰۃ المصابیح اور جامع
ترمذی [illegible] میں موجود ہے یہ کتابیں آپ کو مختلف پبلشرز
کی مل سکتی ہیں

[illegible] کے دور کی ہجرت تو ہجرت مدینہ کا زیادہ اہم ہے یا
[illegible] کی ہجرت تھی لیکن ہجرت کا اصل مفہوم یہ ہے
کہ [illegible] سے ترک کر دیں جس کے ترک کرنے کا اللہ کا حکم دیا
ہے [illegible] ہجرت [illegible] بھی اس میں شامل ہے

آپ نے اپنے خط کے آخر میں اپنا جو مقصد تحریر فرمایا ہے یعنی
اقامت دین و تبلیغ دین، اس کے لئے میری تجویز یہ ہے کہ آپ
[illegible] تنظیم اسلامی میں شامل ہو جائیں، آپ کا تنظیم
میں [illegible] ہو جانے سے تو یقیناً تقویت کا باعث ہوگی لیکن آپ
کو [illegible] اپنے مقصد کے حصول میں مدد ملے گی
اسی ضمن میں [illegible] کی خدمت میں تنظیم سے متعلق چند کتابچے ارسال کر رہا ہوں
[illegible] مطالعہ کرنے میں آسانی ہو، ویسے میرا مشورہ اس وقت
[illegible] ہونے کی وجہ سے ہے کیونکہ [illegible] کے لحاظ سے میں بھی
[illegible] تھا۔
امید ہے آپ سے مزید رابطہ رہے گا۔ آپ کے خط اور [illegible] کا بہت شکریہ

والسلام
[illegible]
مسعود [illegible] اعوان
(معتمد [illegible])

Donations exempted from Income-Tax under section 15-D, vide Central Board of Revenue [illegible]

۱۷ دسمبر ۱۹۹۸ء

محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب

السلام علیکم۔

آپ کا ۱۴ ستمبر کا خط ملا اور اس کے تین مہینے بعد چند کتابیں تنظیم جماعت کے دستور کی ملیں۔ انہیں دیکھ کر پتا چلا کہ آپ کا ایک عظیم اجتماع/جلسہ اردو ہال - کراچی سے متصل گراؤنڈ میں ہو رہا تھا۔ تو توقع تھی کہ اس دوران آپ سے بالمشافہ ملاقات بھی ہو جائے گی۔ مگر شاید اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہیں تھا۔

تنظیم/جماعت میں شمولیت کی دعوت کا بہت بہت شکریہ۔ لیکن بغور و فکر کے بعد میری کمزوریوں اور کوتاہیوں کے پیش نظر مجھے یقین ہو گیا کہ میں امیر کی طرف سے عائد فرائض کی ادائیگی میں ناکام رہوں گا۔ اس صورت میں شرمندگی کے سوائے کچھ حاصل نہ ہوگا اور جو تھوڑا بہت ہدایت کی فرمائش یہ مل رہی ہے وہ متاثر ہو جاتا۔

بس فی الحال اس مسئلہ کو یہیں تک ہی چھوڑ دیں تو بہتر ہوگا۔

یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ بھی طبی پروفیشن سے [illegible] ہیں۔ انجمن خدام القرآن کے روح رواں ہیں۔ یہ ادارہ مسلمانوں کی ایک عظیم خدمت انجام دے رہا ہے

اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ آپ کو اور آپکے ساتھیوں کو اور مددگاروں کو دارین کی عافیتیں

کو جزائے خیر دے اور ہر قدم پر ثابت قدم رکھے اور کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

ایک بات جو دل میں کھٹک رہی ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے اعادہ کرتے ہوئے جو صفحات چھاپ کر لگائے تو کیا

اس مسئلہ پر اصل موقف کیا ہے؟

اختصار کا شکریہ جناب کی کتاب "نظریہ انتظار مہدی" کا دیباچہ آپ ہی

نے لکھا تھا۔ چونکہ یہ کتاب رجحان مسلمین کے متفقہ عقیدے کے بالکل خلاف ہے اور جو یہ میں ہیں

سر ہلایا تو شاید آپ بھی امام مہدیؑ کے خلاف ہیں۔ حالانکہ آپکی تحریر سے یہ بات واضح نہیں

ہوتی اور نہ ہی یہ بات بھی قطعی طور پر اخذ کی جا سکتی ہے کہ آپ خلاف نہیں ہیں۔ اس پس منظر

میں آپکے پچھلے سال دیئے گئے بیان کہ اس سال کے ہفتہ (اخبار) میں بیان ہے وہ واضح ہو گیا کہ آپ

نے یہ بیان دیا کہ حضرت مہدی علیہ السلام پیدا ہو چکے ہیں اور ان کا ظہور عنقریب ہی ہونے والا ہے

اسکا حوالہ دیا۔ گوہر شاہیوں نے بھی اپنے مرشد کے مہدی ہونے کا مغالطہ پھیلایا جو اب بھی جاری ہے۔

میں اس سلسلے میں آپکا موقف ہے اس عقیدے کے بارے میں اور آپ کا کیا ارادہ ہے اظہار کی بنا پر

کے بارے میں ایک واضح تحریر کا خواہاں ہوں۔ امید ہے کہ مایوس نہیں کریں گے اور اس کو حسب

غیر یقینی سے کہ عقیدے میں اس کتاب نے ڈالا ہے اس سے نجات دلائیں گے۔

والسلام

آپکا مخلص و احقر العباد جواب کا منتظر

محمد نامدار خان جوزئی

جواب کا منتظر رہوں گا ... ماہ جولائی ... ذرا جلدی ... توجہ فرمائیں۔

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور
۳۶ ـ کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور ۵۴۷۰۰، پاکستان
۵۸۶۹۵۰۱-۳، فیکس: ۵۸۳۴۰۰۰

MARKAZI ANJUMAN
KHUDDAM-UL-QURAN LAHORE
36-K, MODEL TOWN, LAHORE-54700, PAKISTAN
5869501-3, FAX: 5834000

باسمہ تعالیٰ

۲۳ دسمبر

مکرمی محمد نامدار خان بوزئی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ڈاکٹر صاحب کے نام آپ کا ۱۷ تاریخ کا تحریر کردہ گرامی نامہ ملا ہے۔ تنظیم میں شمولیت کے بارے میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ کمزوریوں اور کوتاہیوں کے پیش نظر آپ فی الحال شمولیت سے قاصر رہیں گے۔ گویا آپ کے خیال میں تنظیم میں جو لوگ شامل ہیں ان میں کوئی کمزوری اور کوتاہی نہیں ہے؟ ہمارے خیال میں تو ہمارے مقابلے میں آپ میں کمزوریاں اور کوتاہیاں کم ہی ہوں گی۔ اور اگر واقعتہً آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کے اندر کمزوریاں اور کوتاہیاں زیادہ ہیں تو پھر آپ کو ضرور تنظیم میں آنا چاہئے تاکہ آپ کی طرف سے تو حجت قائم ہو جائے کہ آپ نے تو اپنی طرف سے کوشش کی ہے۔ ویسے ہمارے نزدیک تو جماعتی زندگی اختیار کرنا ہر مسلمان کے لئے لازم ہے اور ہم جب آپ جیسے حضرات کو تنظیم میں شمولیت کی دعوت دیتے ہیں تو ہمارے پیش نظر یہی مقصد ہوتا ہے کہ جس شے کو ہم اپنے لئے صحیح سمجھتے ہیں اس کی دوسروں کو بھی دعوت دیں۔

آپ نے تاخیر سے سہی، خط کا جواب تو دیا۔ یہاں تو لوگ ایک دفعہ بات کرکے ہمیشہ کے لئے بھول جاتے ہیں۔ آپ کی دلچسپی اور خط کے لئے ہم آپ کے شکرگزار ہیں۔

حضرت مہدی کے بارے میں ڈاکٹر صاحب کے خطاب پر مبنی تحریر پر مشتمل "میثاق" (نومبر ۹۶ء) کا شمارہ ارسال خدمت ہے۔

والسلام

سجاد احمد

(محمد فاروقی)

بسمہ تعالیٰ

۲۵ جنوری ۹۹ء

مکرم و محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب امیر تنظیم اسلامی پاکستان ۔ لاہور

السلام علیکم ۔

آپ کی طرف سے لکھا گیا خط بسردار اعوان صاحب کی تحریر
کل موصول ہوا ۔ تنظیم میں شمولیت کی دعوت اور خلوص کا بہت بہت شکریہ ۔
میں شرمندہ ہوں کہ خط کا جواب میں کوشش کے باوجود جلد نہ دے سکا ۔ کچھ
مشغولیت وجہ بنی رہی ۔ مگر یہ کہ رہتی پہلی فرصت میں یہ خط لکھ رہا ہوں ۔ آپ کے خط
کے ساتھ نومبر ۹۶ء کا "میثاق" بھی ملا ۔ اس رسالے میں تحریر شدہ خیالات اور جناب
رفیق کشمیری صاحب کی کتاب پر لکھا گیا تبصرہ پڑھ کر مجھے حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں
آپ کے خیالات کا اندازہ ہوا ۔ جیسا کہ آپ نے رسالہ "میثاق" میں موجود تسلیم کیا ہے کہ وجہ سے
عام لوگوں کے ذہن میں خود بخود سوال پیدا ہو جاتا ہے کہ کس نے یہ دعویٰ کیا تھا اور کس وجہ سے
آپ مہدی موعود تسلیم کرتے ہیں؟ توضیح کے لیے آپ کچھ وضاحت فرمائیں گے

[redacted] میں یہ بات آپ کی خدمت میں اگر یہ اللہ کا وعدہ ہے تو [redacted]
[redacted] نہیں (رہنمائی ہی سہی) تذکرہ کیا جاتا ہے ۔ اور اگر یہ [redacted]
[redacted] تو بھی ہمیں قرآن حکیم کے حکم وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ پر [redacted]
[redacted] ۔ ما نحن فیہ رب یا ترن کے مقابلے میں خدا کا تعلق نہ عقائد سے ہو !! [redacted]
اللہ ہی کا علم ہو رہا ہے ! ایسی صورتحال میں ظہور مہدی موعود کی حقیقت اور بھی مستحکم ہو جاتی ہے (عقیدہ)
بلکہ لفظ "مہدی موعود" پر غور کرنے سے مجھ پر یہ حقیقت بھی واضح ہو گئی کہ

یہ مامور من اللہ بھی دیگر مرسلین کی طرح اپنی تعلیم و تربیت میں منجانب
اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی ہوں گے - اور یہ ہدایت بھی اللہ ہی سے اخذ کرتا ہے۔ اور اسکو
بھی روح القدس کی تائید و نصرت حاصل ہونی چاہیے تاکہ مقصد بعثت پورا ہو -
مجھے یہ بھی احساس ہوتا ہے کہ اکثر لوگوں نے مرسل مخصوص کے بارے زیادہ تر احادیث سے حاصل
معلومات پر نتائج اخذ کیے ہیں جبکہ یہی حضرات اس حقیقت سے بھی واقف ہیں کہ احادیث
میں آمیزش کی ہوتی رہی ہے۔ اور یہ بھی کہ یہ متضاد بھی ہیں!

کیا یہ ممکن نہیں جیسا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ سنت رہی ہے - اور جس طرح کہ تورات
و انجیل میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ تعریفی انداز میں آیا ہے - اسی طرح "مہدی" کا
تذکرہ بھی قرآن مجید میں تعریفی آیات میں آیا ہو؟ اور کیا یہ بھی ممکن نہیں کہ ایسے ہی تعریفی انداز میں
اسکی ذمہ داریاں - اسکا زمانہ ظہور اور اسکا مقصد بعثت وغیرہ وغیرہ جیسی چیزیں ہمیں قرآن میں
مل جائیں؟ چونکہ آپ کے پاس وسائل ہیں اور انجمن خدام القرآن جیسی بے مثال انجمن بھی سالہا
سال کو مہیا ہیں اسلئے میری آپ سے درخواست ہے کہ بحیثیت ہو سکے تو قرآن کی روشنی میں اس مسئلہ پر
اس بارہ میں تحقیق کروائیں ضرور فرمائیں - بار بار مجھے خیال آتا ہے کہ جو شخص "مہدی موعود" کو
قرآن میں نہیں پہچان سکتا وہ اس دنیا میں بھی اس کو نہیں پہچان سکتا! اور غالباً یہی وجہ ہے کہ
مسلمانوں کی اکثریت عبید اللہ کے متعلق اس طرح کی عداوت و تنازعہ پھیلا رہی گمراہ ہو گئی ہے۔ ماسوا ان

احادیث صحیحہ میں بیان شدہ علامات و نشانات و ذمہ داریوں کے جو یہ قرآن

[illegible] بیان کردہ علامات و نشانات و ذمہ داریوں سے مطابقت رکھتی ہیں۔

[illegible] ایک حقیقت جس کا تعلق بہائی کے معاملہ میں صدیوں سے تقریر و تحریر جاری

[illegible] متضاد خیالات کا اظہار کیا جاتا رہا ہے اور زیر بحث مسئلہ [illegible] گروہوں

میں [illegible] اور عاجزی کی سرایت کر گئی ہے۔ اب یہ کوئی چھپا ہوا نہیں اور یہ سمجھا جا رہا ہے

[illegible] [illegible] یہ کبھی بھی ختم نہ ہو گی یہ ظہور قیامت ہو جائے تو ہم

میں کیا دیکھ [illegible] ہے۔ اور [illegible] کی تحریر [illegible] دونوں میں [illegible] اور زندگی

[illegible] میں کیا ذمہ داری ہوگی [illegible] ہے۔ [illegible] والوں میں کیا [illegible] ہے

[illegible] قوموں میں آج اس مسئلہ کی کیا حقیقت ہے؟ وجوہ و وجوہ

موجودہ [illegible] و ترقی پذیر [illegible] میں [illegible] اور حقوق و اسلام کا [illegible]

[illegible] چلے جا رہا ہے۔ ان چیزوں کی [illegible] زیادہ [illegible] سہل ابد

[illegible] میں [illegible] کی بہت دیا جا رہا ہے۔ تو ایسے حالات میں اگر کوئی [illegible] پیدا ہی

[illegible] مکمل [illegible] سارا عالم [illegible] منفق ہو جائے [illegible] تسلیم کر لے [illegible]

[illegible] بعد الہی اور نہ ہی [illegible] قوم میں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے

[illegible] کیا [illegible] تعین پر مکمل اتفاق ممکن ہے [illegible] قسم

کے اور بہت سے سوالات ہیں۔ خصوصاً بارے میں دورِ جدید کا نوجوان تشنہ لب ہے

اور فکرمند ہیں آپ جیسے تعلیمیافتہ روشن خیال۔ واقف دین بزرگوں کی طرف

دیکھتی ہیں۔

خط کو ختم کرنے سے پہلے ایک دلچسپ تصور کی بابت بھی توجہ دلادوں کہ بعض حلقوں میں دورِ جدید میں اور خاص طور پر اس سائنس اور کمپیوٹر وغیرہ کی ترقی۔ ملٹی نیشنل۔ جیسے الجزیرہ ٹی وی چینل وغیرہ جیسے ماحول میں گذشتہ دور کے "فارمیلیان بہار و بیٹ" پیر نعرہ بازی اور دیانتدارانہ تحقیق پر توجہ دینے کی ضرورت کو بھی رہبریت کا حاصل بنا دیا گیا۔ اور یہی تحقیق و کاوش کی کمی کیا ہے کہ اعجاز قرآن مجید کی آیات پر ہی خصوصاً تذکرہ "لفظ کی آیات" کے نام سے کیا جاتا ہے! اور ہر طرح حقائق آیات کی ترتیب نزول سے بھی اور ہیں اور رسول کے ساتھ ہیں امتیاز برقرار رکھتا ہے!! کیا مندرجہ بالا کیٹیگری آپ کے خیال میں ہمیں دعوت فکر نہیں دیتی؟

تشخص "مہدی موعود" کے بارے میں یہ بات بھی سمجھ میں نہیں آتی کہ "ایک مامور من اللہ" کو ہم سنی حضرات "امام" کا لقب دیکر امام خمینی، امام حاضر، امام کعبہ، امام حسین، امام ابوحنیفہ اور امام مسجد کی صف میں کیوں کھڑا کر دیتے ہیں؟ حدیث صحیح میں تو مہدی موعود کیلئے "خلیفۃ اللہ" کے الفاظ لائے ہیں۔ جبکہ اوپر بیان کردہ ائمہ کرام اپنے تشخص میں اور نہیں ہے کوئی بھی نہ تو "موعود" ثابت ہے اور نہ "مامور من اللہ"۔ اور نہ ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں "خلیفۃ اللہ" کے منصب سے منسوب کیا ہے؟ ہم قوی امید رکھتے اور ہر ممکن طور سے لیے گئے ہیں ... پر آپ روشنی ڈالیں گے اور میری رہنمائی فرمائیں گے۔

دعا گو مخلص و احقر العباد

محمد حامد خان بوزئی

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور
۳۶ ـ کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور ۵۴۷۰۰، پاکستان
۵۸۶۹۵۰۱ ـ ۳، فیکس: ۵۸۳۴۰۰۰

MARKAZI ANJUMAN
KHUDDAM-UL-QURAN LAHORE
36-K, MODEL TOWN, LAHORE-54700, PAKISTAN
5869501-3, FAX: 5834000

بسمہ تعالیٰ

۱۶ / فروری

مکرمی محمد نامدار خان یوزئی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا 25 / جنوری کا تحریر کردہ خط تاخیر سے 15/2 کو ملا ہے۔ اگرچہ حضرت مہدی کے بارے میں ہمیں کوئی confusion نہیں ہے تاہم یہ ہمارا اصل موضوع نہیں ہے۔ چونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ اسلام کا غلبہ ہونا ہے اس ضمن میں ایک شخصیت ایسی ہوگی جس کی قیادت میں یہ جدوجہد تقویت حاصل کرے گی۔ موعود کے وہ معنی ہم نہیں لیتے جن کا آپ نے اشارہ کیا ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی سے ہمارے نزدیک غلبۂ دین کا نظریہ کمزور نہیں ہوتا کیونکہ دین میں اخلاق و کردار اور عدل کو جو بنیادی اہمیت حاصل ہے سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی اس کا متبادل نہیں ہو سکتی۔

بہرحال اگر آپ مزید بات کرنا چاہیں تو نسیم الدین صاحب سے فون 4993465 (دفتر) یا 467253، 4985647 (رہائش) پر وقت طے کر کے ڈاکٹر صاحب سے ان کی کراچی آمد پر ملاقات کرلیں۔

شکریہ

والسلام

مسعود اعوان

(محمد قدوسی)

Donations exempted from Income-Tax under section 15-D, vide Central Board of Revenue SRO No. 71 (II) IT-V/74 Dated 20-02-76

باسمہ تعالیٰ

[illegible] مارچ [illegible]

محترم و مکرم جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب

صدر تنظیم اسلامی - لاہور

السلام علیکم۔

اللہ سے امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ دفتری مصروفیات کے سبب آپ کے ۱۷ فروری کے عنایت نامے کا فوری جواب نہ دے سکا۔ گو یہ حقیقت ہے کہ یہ جواب اپنی پہلی فرصت میں دے رہا ہوں۔

آپ نے لکھا ہے کہ:

"اگرچہ حضرت مہدی کے بارے میں ہمیں کوئی Confusion نہیں ہے، تاہم یہ ہمارا اصل موضوع نہیں ہے۔ چونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ اسلام کا غلبہ ہونا ہے۔ اس ضمن میں ایک شخصیت ایسی ہو گی جس کی قیادت میں یہ جدوجہد تقویت حاصل کرے گی۔ موعود کے وہ معنی ہم نہیں لیتے جن کا آپ نے اشارہ کیا ہے"

اس کے بعد آپ نے جناب قسیم الدین صاحب کا ٹیلیفون نمبر دیتے ہوئے مجھے ہدایت کی ہے کہ ان سے رابطہ قائم کروں۔

میں اس گفتگو کو محدود رکھنا پسند کروں گا اور آنجناب ہی سے عاجزانہ یہ گزارش کروں گا کہ چونکہ ماہنامہ میثاق (نومبر ۱۹۹۶ء) میں اس سلسلے کا چھپنے والا مضمون آپ نے لکھا ہے اور چونکہ جناب افتخار شمیری صاحب کی کتاب کا اقتباس بھی آپ ہی نے لکھا ہے۔ اس لیے پیدا شدہ Confusion بھی آپ ہی بہتر طور پر دور کر سکیں گے۔ مزید براں یہ کہ جو مشورہ میں نے اپنے خط میں دیا تھا اس پر عمل درآمد ہوا ہے یا نہ

کا منصب بھی آپ کی prerogative اور previlage میں ہے۔ اس وجہ سے

مندرجہ ذیل امور پر رہنمائی چاہتا ہوں۔

گزارش یہ ہے کہ یقیناً آپ اپنے مشن سے مجھ سے بہتر واقف ہیں۔

اور یہ بھی کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں کوئی confusion پیدا نہیں ہوتا۔

مگر میرے جیسے عام آدمی کے ذہن کو اختر کاشمیری صاحب جیسے لوگوں کے خیالات

اور روایات کی کتابوں میں موجود متضاد احادیث سے فراہم ہونے والی معلومات اور

سنی عالموں اور شیعہ عالموں کے متضاد تصورات کے موضوعات۔ جو حرف اور حرف

confusion کے اور باعث فراہم کر سکتے ہیں

آپ کے اور فراز والے خط کے بیان سے اختلاف کی جرأت کرتا ہوں۔ یہ محض کی رائے ہے

کہ آپ جو کہ اختر کاشمیری صاحب کی کتاب پر دیباچہ لکھ چکے ہیں اور پہلے ہی موضوع پر ماہنامہ

میثاق نومبر ۹۶ء میں تفصیلی مضمون بھی لکھ چکے ہیں اور آپ نے خیالات اور یقین کی حد

تک پہنچنے والے گمان کا تذکرہ بھی کر چکے ہیں۔ جیسا کہ اخبارات نے بھی چھاپا ہے تو ان تمام شواہد

کی موجودگی میں یہ مضمون خود بخود آپ کا موضوع بن جاتا ہے۔ آپ کے معتقدین اور چاہنے والوں

کی توقعات آپ ہی سے وابستہ رہیں گی۔ آپ کو انہیں مطمئن کرنا ہوگا۔

اگر یہ آپ کا اصل موضوع "نہیں" ہے تو کوئی قباحت نہیں۔ آپ

امت مسلمہ کی اصلاح ایمان و عقائد کی خاطر "ذیلی مضمون" یا "ذیلی موضوع" کے

طور پر ہی deal کرتے ہوئے لوگوں کی ہدایت و رہنمائی فرما سکتے ہیں۔ جیسا کہ

نومبر ۹۶ء کے میثاق میں آپ نے کیا ہے۔

آپ نے اور فراز والے خط میں لکھا ہے

"موعود کے معنی ہم نہیں لیتے جس کا آپ نے اشارہ کیا ہے۔" (آپ کی ذرہ نوازی)

عالی مقام محترم ڈاکٹر صاحب! میں نے بہت غور و فکر کے بعد بھی یہی سمجھا "موعود" کے معنی۔

"وہ جس کا وعدہ کیا گیا" کے ہی سمجھ میں آتے ہیں؟ آپ اس لفظ کے کیا معنی لیتے ہیں؟ اور

کس مفہوم میں آپ نے اپنے رسالے "میثاق" میں استعمال کیا ہے۔ مطلع
فرمائیں تو میری اصلاح کا باعث ہوگا۔ کیونکہ ذہن میں بار بار یہی سوال اٹھتا ہے کہ
کس نے اس شخصیت کا وعدہ کیا تھا؟

ایک اور وضاحت بھی مطلوب ہے اور وہ یہ ہے کہ ماہنامہ رسالہ "میثاق"
(نومبر ۱۹۹۶ء) صفحہ نمبر ۷۸ پر لفظ مہدی سے [illegible] مضمون کے ضمن میں بیان کیا ہے کہ
مہدی کے معنی ہدایت یافتہ شخص کے ہیں۔ چنانچہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ شخصیت
کس سے ہدایت یافتہ ہوگی۔ بالفاظ دیگر اس کا ہادی کون ہوگا؟ جبکہ وہ شخصیت ایک
"طے شدہ مشن" (سارے ادیان پر غلبہ دین اسلام) کے ساتھ بھیجی جا رہی ہے!
اگر اس کا ہادی اللہ ہے۔ اس کا وعدہ بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی نے کیا ہے تو۔ کیا یہ شخص
مجتہدین کے زمرے میں شمار کیا جا سکے گا؟ اور کیا ہم اسے مامور من اللہ ہونے سے انکار کر سکتے ہیں؟

نومبر ۱۹۹۶ء "میثاق" کے مضمون کے آخر میں آپ نے سید احمد شہید کی تحریک
"سلسلہ محمدیہ" پر تبلیغ کا تذکرہ کیا تھا اور یہ بھی فرمایا تھا کہ "تنظیم اسلامی" اسی دعوت کی احیاء و جا رہی ہے۔
میرا ناقص خیال اور فہم سے یہ تبلیغ کا منشاء و مقصد بھی —— دیگر ادیان پر
دین اسلام کا غلبہ —— ہے۔ اس طرح آپ کا مشن بھی حضرت مہدی موعود کے
"مشن" کی زنجیر کی ایک کڑی سمجھا جائے؟ کیا میرا خیال درست ہے؟

میں یقین رکھتا ہوں کہ میرے سوالات کے جوابات آپ جیسے عظیم محقق۔ عالم باعمل
و مجدد دین کیلئے کسی قسم کی جھنجلاہٹ یا تکلیف کا سبب نہیں بن سکتے اور یہ بھی کہ انبیاء کے
سلسلے کے بعد ہر زمانے میں آپ جیسے علماء ہی امت کی ہدایت و رہنمائی کا ذریعہ رہے
ہیں۔

خط کو ختم کرنے سے قبل عرض کروں گا اگر کہیں مجھ سے گستاخی ہو گئی ہو تو معافی کا خواستگار
ہوں۔ مہربانی فرما کر اس خط میں درج سوالات کو آپ کراچی میں ہونے والی ملاقات سے منسلک نہ سمجھیں
[illegible] میں۔ مجھ جیسا حقیر [illegible] میں کراچی میں نہ ہوں۔ بلکہ شاید آپ سے ملاقات میرے لیے باعث شرف و عزت افزائی
ہوگی۔ والسلام

جواب کا منتظر احقر العباد
محمد نادر خان یوسفزئی

مورخہ ۹ اکتوبر ۹۹ء

بسم تعالیٰ

گرامی قدر و محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب

امیر تنظیم اسلامی پاکستان

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ میں نے آپکے خط کے جواب میں جو کہ آپکی طرف سے آپکے معتمد جناب نعمان صاحب نے ۱۶ فروری کو لکھا تھا ایک خط تقریباً چھ سات ہفتے قبل بذریعہ رجسٹری روانہ کیا تھا۔ ممکن ہے دوران میں کچھ دفتری معاملات میں اسقدر الجھا رہا کہ یہ خط یاد نہ رہا کہ جلد نہ لکھ سکا۔

جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے۔ میرے پچھلے خط کا آپکی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ اور نہ ہی اسکی کوئی وجہ سمجھ میں آئی!

محترم ڈاکٹر صاحب! میں ایک حقیقت طلب میں ایک عرصے سے آپکے لٹریچر سے مستفید ہو رہا ہوں اور انشاء اللہ آئندہ بھی ہوتا رہوں گا۔

آپکے خطوط اور شائع کردہ مضمون "ہماری موجودگی کی شخصیت" پیر صاحب سے اور جناب اعجاز الشہری صاحب کی کتاب "نظریہ زندگانی ہماری" پر آپکے لکھے ہوئے پیش لفظ کو پڑھنے سے میرے ذہن میں چند سوالات پیدا ہوئے تھے جنکا میں نے اپنے پچھلے خطوط میں ذکر کیا تھا، اور وضاحت کی درخواست کی تھی تاکہ پیدا شدہ ذہنی خلجان، Confusion ختم ہو جائے۔

اگر آپکو میرا مذکورہ آخری خط نہیں ملا یا کہیں گم ہو گیا ہو تو ان سوالات کو میں دوبارہ سے درج ذیل میں دے رہا ہوں تاکہ آپ میری رہنمائی فرما سکیں ۔

اس سلسلے کا پہلا سوال جو ذہن میں ابھرا وہ یہ تھا کہ آپنے چونکہ مہدی کی شخصیت کو موعود تسلیم کیا ہے ۔ تو یہ تو بتادیں کہ کس نے اسکا وعدہ کیا ہے؟ آیا آپ اس شخصیت کو اللہ کا وعدہ تسلیم کرتے ہیں ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ تسلیم کرتے ہیں یا کسی اور کا؟

دوسرا سوال آپکے مضمون میں بیان کردہ لفظ "مہدی" کی توضیح و مفہوم سے متعلق ہے ۔ کہ یہ موعود کس سے ہدایت حاصل کریگا ۔ اللہ سے یا غیر اللہ سے؟

غالباً تیسرا سوال یہ تھا کہ آپ موعود کے کیا معنی لیتے ہیں؟ اسکی وضاحت ضروری ہے کیونکہ اپنے خط میں لکھا تھا کہ ـــــ "موعود کے وہ معنی ہم نہیں لیتے جن کا آپنے اشارہ کیا ہے ۔"

[illegible]

بقول آپکے دین اسلام کو غلبہ حاصل ہونا ہے ۔ اور اس ضمن میں ایک شخصیت ایسی ہوگی جسکی قیادت میں یہ جدوجہد تقویت حاصل کریگی [اور غالباً آپ ایسی شخصیت کو "مہدی موعود" تسلیم کرتے ہیں] تو دریافت کرنا یہ تھا کہ

اس عبادت کی وجہ اس کو کس نے منع کیا ہے۔ اگر اللہ نے منع کیا ہے
تو کیا یہ موعود ـــــ مامور من اللہ و مرسل من اللہ کے منصب کا حامل
نہیں کہلا سکتا ہے؟

غالباً میں نے ایک سوال یہ بھی کیا تھا کہ اگر یہ اللہ یا رسولؐ کا عندیہ ہے
تو ضرور اس کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہونا چاہیے [کیونکہ عقیدہ اسلام کے حدود جدید کی تحریف
کی عبادت ایک دینی معاملہ ہے] چاہے اس کا ذکر تعریفی انداز ہی میں کیوں نہ ہو
جیسا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر توراۃ اور انجیل میں تعریفی انداز میں آیا ہے۔
اور پھر آپ سے یہ بھی درخواست کی تھی کہ "انجمن خدام القرآن" جیسی بہت سارے تعلیمی
و تحقیقی اداروں کی سربراہی بھی آپ ہی کے ہاتھ میں ہے اور یہ کہ آپ کے پاس وسائل موجود ہیں
آپ چند ایک اساتذہ / علماء کو اس کام جنیز کی تحقیق پر مامور کر سکتے ہیں۔ یہ بھی
ایک بہت بڑی دینی خدمت ہوگی۔

میرے ناقص خیال میں یہ بات بخوبی ہو چلی تھی کہ اگر ہم مہدی موعود
کی شخصیت کو قرآن میں نہیں تلاش کر سکتے اور پہچان سکتے تو اس دنیا میں بھی اس
کو نہیں پہچان سکتے۔

غالباً ایک اور بات میں نے یہ بھی لکھی تھی کہ صحیح احادیث میں مہدی موعود
کی شخصیت کے لیے ـــ "خلیفۃ اللہ" کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ جبکہ یہ
اکثر لوگ اس شخصیت کو "امام" کے لقب سے متعارف کرواتے ہیں۔ اس طرح اس شخصیت
کو امام خمینی، امام حاضر، امام کعبہ، امام حسینؓ، امام ابو حنیفہؒ اور مسجد کے امام

جیسے لوگوں کی صف میں کھڑا کر دیتے ہیں جبکہ ان میں سے کوئی بھی "مسیح موعود" نہیں ہے
اسی طرح آپ نے اپنے مضمون — "مہدی محمود کی شخصیت" میں اس شخصیت کو
ایک "مجتہد" کے طور پر متعارف کروایا ہے۔ جبکہ یہ (مجتہد والا منصب) منصب
ایک بشری منصب و حیثیت رکھتے کے باوجود کسی مہدی باللہ و مامور من اللہ کے
شایان شان نظر نہیں آتا! اسی سبب میرے ذہن میں بھی یہ سوال ابھرا کہ کیا ہم
ایک موعود من اللہ و مامور من اللہ و مہدی باللہ کو ~~ایک~~ مجتہدین کی صف میں شمار
کرنے میں حق بجانب ہوں گے؟

محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب مجھے قوی امید ہے کہ آپ میرے خط
میں مندرجہ سوالات پر غور اور روشنی ڈالیں گے۔ اور میری الجھنوں کو دور کریں گے

والسلام

احقر العباد

محمد نامدار خان بوزئی

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور
۳۶ - کے ماڈل ٹاؤن لاہور ۵۴۷۰۰ پاکستان
۵۸۶۹۵۰۱-۳ فیکس: ۵۸۳۴۰۰۰

MARKAZI ANJUMAN
KHUDDAM-UL-QURAN LAHORE
36-K, MODEL TOWN, LAHORE-54700, PAKISTAN
5869501-3, FAX: 5834000

باسمہ تعالیٰ

۲۵ مئی

مکرمی محمد نامدار خان یوسفزئی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ آپ کا ۱۹ مئی کا تحریر کردہ خط ملا ہے
جیسا کہ گذشتہ بار آپ کی خدمت میں عرض کر چکے
ہیں ہم اس کے مکلف نہیں ہیں کہ ہر حال میں آپ کے
اشکالات رفع کریں اور ویسے بھی ہم اس بحث
کو مزید طول دینا نہیں چاہتے لہٰذا ہم معذرت
چاہتے ہیں آپ کے سوالات کے جواب دینے سے
ہم قاصر ہیں۔ شکریہ

والسلام

مسئول دار القرآن

(محمد فاروقی)

Donations exempted from Income-Tax under section 15-D, vide Central Board of Revenue SRO No 71 (II) IT-V/74 Dated 20-02-76

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور
۳۶۔ کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور ۵۴۷۰۰، پاکستان
۵۸۶۹۵۰۱-۳، فیکس: ۵۸۳۴۰۰۰

MARKAZI ANJUMAN
KHUDDAM-UL-QURAN LAHORE
36-K, MODEL TOWN, LAHORE-54700, PAKISTAN
5869501-3, FAX: 5834000

بسمہٖ تعالیٰ

۲۵ مئی

مکرمی محمد نامدار خان یوسفزئی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم آپ کے نام آپ کا ۱۹ مئی کا تحریر کردہ خط ملا ہے
جیسا کہ گذشتہ بار آپ کی خدمت میں عرض کر چکے
ہیں ہم اس کے مکلف نہیں ہیں کہ ہر حال میں آپ کے
اشکالات رفع کریں اور ویسے بھی ہم اس بحث
کو مزید طول دینا نہیں چاہتے لہٰذا ہم معذرت
چاہتے ہیں آپ کے سوالات کے جواب دینے سے
ہم قاصر ہیں۔ شکریہ

والسلام

سردار المود

(مقصود قریشی)